23 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

سنہا گووندجی
بنام
ڈپٹی چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس ودیگران

(بی پی سنہا، چیف جسٹس، ایس کے داس، اے کے سرکار، این راجا گوپال ایانگر اور جے آر مدھولکر، جسٹسز)۔

درآمد لائسنس۔منسوخی۔منسوخی کی بنیادیں۔لائسنس یافتہ کو سماعت کا معقول موقع دیا جائے۔ اصول قدرتی انصاف۔خلاف ورزی۔ درآمدات (کنٹرول) آرڈر، 1955، شق8، 9، 10۔

درخواست گزار جو سیلولائیڈ اور پلاسٹک کی چوڑیاں وغیرہ بنانے کا کاروبار کر رہا تھا، اسے دو لائسنس جاری کیے گئے تھے۔مورخہ 18 جنوری 1960ء اور 2 فروری 1960ء کو دو لائسنسنگ مدتوں یعنی اپریل/ستمبر، 1950ء اور اکتوبر/مارچ، 1960ء کے لیے سیلولوز نائٹریٹ شیٹس درآمد کرنے کے مقصد سے یہ اطلاع ملنے پر کہ درخواست گزار کے پاس احاطے میں کوئی مشینری یا ساز و سامان نہیں ہے اور نہ ہی کوئی میونسپل لائسنس یا فیکٹری لائسنس ہے، درآمدات و برآمدات کے حکام نے 27 مئی 1960ء کو ایک نوٹس جاری کیا۔ درخواست گزار کو بتایا گیا کہ حکومت ہند نے امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 9 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے انہیں دیے گئے لائسنس منسوخ کرنے کی تجویز پیش کی تھی، بشرطیکہ نوٹس جاری ہونے کی تاریخ کے دس دن کے اندر اس کے خلاف مناسب وجہ پیش نہ کی جائے۔درخواست گزار نے جواب دیا کہ چونکہ نوٹس میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ شق 9 میں بیان کردہ کس بنیاد پر مجوزہ کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا اس کے خلاف وجہ بتانا ممکن نہیں ہے اور کسی بھی

صورت میں انہوں نے مذکورہ قانون کے تحت لائسنس کی منسوخی کا جواز پیش کرنے والا کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ 2 جولائی 1960 کو چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ نے درخواست گزار کو خط لکھ کر مذکورہ بالا معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا :اس کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ آپ نے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز سے دھوکہ دہی سے اور حقائق کو غلط انداز میں پیش کرتے ہوئے لازمی سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا اور اس کے بعد زیر بحث لائسنس حاصل کیے تھے۔ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر 1955 کی شق 10 کے تحت آپ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس خط کی وصولی کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اندر اس بات کی وجہ بتائیں کہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر 1955 کی خلاف ورزی کرنے پر آپ کو مزید لائسنس کا اجراء کیوں نہ معطل کیا جائے...... 4 اگست 1960 کو درخواست گزار کو 3 اگست 1960 کو دو احکامات موصول ہوئے، جس کے ذریعے درخواست گزار کے حق میں دو لائسنس منسوخ کر دیے گئے۔ درخواست گزار نے مذکورہ احکامات کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ امپورٹ (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 10 کی شقوں کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے مجوزہ منسوخی کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا کوئی حقیقی موقع نہیں دیا گیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ "شق 7 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، 8 یا 9 جب تک لائسنس یافتہ نہ ہو سماعت کا معقول موقع دیا گیا ہے"، اور یہ کہ لائسنس کی منسوخی نے درخواست گزار کو آئین ہند کے آرٹیکل 19 کے تحت اپنا کام جاری رکھنے کے بنیادی حق سے من مانے طور پر محروم کر دیا ہے۔ درخواست گزار اور امپورٹ حکام کے درمیان ہونے والی خط و کتابت سے پتہ چلتا ہے کہ 2 جولائی 1960 کو خط موصول ہونے کے بعد درخواست گزار کے پاس 3 اگست 1960 کو منسوخی کے احکامات جاری کرنے سے پہلے خط میں مبینہ بنیاد کے حوالے سے سماعت کا کوئی حقیقی موقع نہیں تھا۔

اس معاملے کے حقائق کی بنیاد پر امپورٹس (کنٹرول) آرڈر 1955 کی شق 10 کے تقاضوں کی صریح خلاف ورزی کی گئی ہے، جس میں قدرتی انصاف کے اصول شامل ہیں، اور یہ کہ درخواست گزار کو دیے گئے لائسنس منسوخ کرنے کے 3 اگست 1960 کے احکامات غلط تھے اور انہیں منسوخ کیا جانا چاہیے۔

اصل دائرہ اختیار :1960 کی درخواستیں نمبر 307 اور 308۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواستیں۔

درخواست گزار کی طرف سے پورس اے مہتا، جے آر گگرت اور جی گوپال کرشنن شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے ایچ جے امریگر، آر ایچ دھیبر اور ٹی ایم سین شامل ہیں۔

23 مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ایس کے داس : یہ دو عملداری درخواست ہیں جو 3 اگست 1960 کے دو احکامات کے سلسلے میں ہیں، جس کے ذریعہ جوائنٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹس، مدراس نے دو درآمدی لائسنس منسوخ کر دیے تھے۔ بالترتیب 18 جنوری 1960 اور 2 فروری 1960 کو ایک 863296 اور 836640 درخواست گزار، بنگلور روڈ، بیلاری کے میسرز سنہا گووندجی کے حق میں منظور کیا گیا، جس کا مقصد اپریل/ستمبر، 1959 اور اکتوبر/مارچ، 1960 کی دو لائسنسنگ مدتوں کے لیے 75,000 روپے مالیت کی سیلولوز نائٹریٹ شیٹس درآمد کرنا تھا۔ درخواست گزار فرم کی شکایت یہ ہے کہ مدعا علیہان 1 اور 2 نے ایسے حالات میں لائسنس منسوخ کیے ہیں جو درآمدات (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 10 کے مطابق سماعت کا معقول موقع دینے کے حق سے انکار کے مترادف ہے اور اس طرح من مانے طریقے سے اور بغیر کسی قانونی اختیار کے درخواست گزار کو آئین کے آرٹیکل 19 کے تحت اپنا کاروبار جاری رکھنے کے بنیادی حق سے محروم کر دیا گیا۔

فیصلے کا نقطہ مختصر ہے اور ہمیں صرف ایسے حقائق بیان کرنے کی ضرورت ہے جو اس نکتے پر قائم رہیں۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ ہے کہ فرم کا مالک ہندوستان کا شہری ہے جو ریاست میسور کے بیلاری میں سیلولائیڈ اور پلاسٹک کی چوڑیاں وغیرہ بنانے کا کاروبار کرتا ہے۔ درخواست گزار کو مذکورہ بالا دو لائسنس جاری کیے گئے تھے اور اس کے بعد سیلولوز شیٹس کی درآمد کے لیے 99 ہزار روپے مالیت کے پختہ وعدے کیے گئے تھے۔ 4 مارچ 1960 کو درخواست گزار و اس کو مدراس کے اسسٹنٹ کنٹرولر آف امپورٹس کی جانب سے دو خطوط موصول ہوئے، جس میں درخواست گزار سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اسے بتائے کہ لائسنس کس حد تک استعمال کیے گئے ہیں اور درخواست گزار سے کہا گیا تھا کہ وہ کنٹرولرز آفس کی مخصوص اور پیشگی منظوری کے بغیر مذکورہ لائسنسوں کے خلاف نئی ذمہ داریوں میں داخل نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں

درخواست گزار اور کنٹرول حکام کے درمیان کچھ خط و کتابت ہوئی، جس کی تفصیلات ہمارے مقصد کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ 27 مئی 1960ء کو درخواست گزار کو دو نوٹس موصول ہوئے جن میں سے صرف ایک کو مکمل طور پر بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا :

اس کے ذریعے یہ مطلع کیا جاتا ہے کہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 9 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت ہند نے وزارت تجارت اور صنعت میں لائسنس نمبر 836640/60/AU/M مورخہ 2/فروری 1960، کو منسوخ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس کی مالیت جنوبی افریقہ کے علاوہ کم رقم کے علاقے سے سیلولوز نائٹریٹ شیٹس کی درآمد کے لیے 75,000 روپے (صرف 75 ہزار روپے) ہے، جو جوائنٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ، مدراس کی جانب سے میسرز سنہا گووندجی، نمبر 18، بنگلور روڈ، بیلاری — 2 کو دی گئی تھی، بشرطیکہ اس کے خلاف مناسب وجہ جوائنٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹز کو فراہم نہ کی جائے۔ مدراس نے اس نوٹس کے اجراء کی تاریخ کے دس دن کے اندر مذکورہ میسر سنہا گووندجی، نمبر 18، بنگلور روڈ، بیلاری — 2 یا کسی بینک یا کسی اور فریق کی طرف سے نوٹس جاری کیا ہے جو اس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسرز سنہا گووندجی، بیلاری یا کوئی بینک یا کوئی اور فریق جو دوسرے فروری 1960ء کے مذکورہ لائسنس نمبر 836640/60/AU/M مورخہ 2/فروری 1960، دلچسپی رکھتے ہیں، انہیں ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ لائسنس کے خلاف کسی بھی قسم کے وعدوں میں داخل نہ ہوں اور اسے فوری طور پر جوائنٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ، مدراس کو واپس کر دیں۔

(ایس ڈی) جے کے سرکار،

ڈپٹی چیف کنٹرولر

درآمدات اور برآمدات۔

نوٹس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ درآمدات (کنٹرول) آرڈر 1955 کی شق 9 کے تحت کس بنیاد پر درخواست گزار کے لائسنس منسوخ کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ کنٹرول آرڈر کی شق 9 میں لائسنس کی

منسوخی کی چار بنیادیں بیان کی گئی ہیں، اور ہم ان بنیادوں کو چھوڑ کر اس شق کو یہاں پڑھ سکتے ہیں جو ہمارے معاملے سے متعلق نہیں ہیں:

"9۔لائسنس کی منسوخی : مرکزی حکومت یا اس سلسلے میں مجاز کوئی اور افسر اس حکم کے تحت دیئے گئے کسی بھی لائسنس کو منسوخ کر سکتا ہے یا بصورت دیگر اسے غیر موثر بنا سکتا ہے:

(الف) اگر لائسنس اشتہار یا غلطی کے ذریعے دیا گیا ہے یا دھوکہ دہی یا غلط بیانی کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے؛

(ب)......................

(ج)....................

(د)..............................

30 مئی 1960 کو لکھے گئے ایک خط میں درخواست گزار نے اس موضوع پر پہلے کی خط و کتابت کا حوالہ دیا اور کہا:

اب امپورٹ کنٹرول آرڈر 1955 کی شق (9) جس کے تحت کارروائی کی تجویز ہے، مختلف بنیادوں پر لائسنس منسوخ کرنے کی تجویز ہے۔آپ کے نوٹس میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ ان میں سے کس بنیاد پر مجوزہ کارروائی کی مانگ کی گئی ہے۔ یہ جانے بغیر کہ مجوزہ منسوخی کو کس بنیاد پر نافذ کیا جانا ہے، میرے لئے اس کے خلاف وجہ بتانا ناممکن ہے۔تاہم، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میں نے مذکورہ قانون کے تحت لائسنس کی منسوخی کا جواز پیش کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے اور جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں، اس طرح کی منسوخی کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس کے بعد 4 اگست 1960 کو درخواست گزار کو گزشتہ روز دو احکامات موصول ہوئے جن کے ذریعے درخواست گزار کے حق میں دو لائسنس منسوخ کر دیے گئے۔ احکامات میں کہا گیا ہے (ہم صرف ایک حکم کا حوالہ دے رہے ہیں جو شرائط میں ایک جیسے ہیں):

بنچ نے کہا، ''مشرا سنہا گووند جی، بنگلور روڈ، بیلاری یا کوئی بینک یا کوئی اور شخص کے نوٹس نمبر 1 / ایل سی ایل/60/سی ڈی این(I) مورخہ 1960-5-27 کے خلاف مناسب وجہ بتانے کے لیے آگے نہیں آئے ہیں، جس میں لائسنس نمبر 863296/60/AU/M مورخہ 18-1-60 کو منسوخ کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ جس کی قیمت جنوبی افریقہ کے علاوہ سافٹ کرنسی ایریا سے سیلولوز نائٹریٹ شیٹس کی درآمد کے لئے 75,000 روپے ہے، کو حکومت ہند کے جوائنٹ چیف کنٹرولر آف امپورٹس

اینڈ ایکسپورٹ، مدراس، حکومت ہند نے امپورٹس (کنٹرول) آرڈر کی شق 9 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنگلور روڈ، بیلاری کے مذکورہ میسرز سنہا گووندجی کو دیا تھا۔ 863296 1955ء میں مذکورہ لائسنس نمبر 863296/60/AU/M مورخہ 18-1-60 کو منسوخ کر دیا جائے۔ مذکورہ کا ایک نوٹس جاری کیا گیا جس میں مذکورہ میسرز سنہا گووندجی، بیلاری کو شامل کیا گیا تھا۔

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ احکامات میں یہ بھی نہیں بتایا گیا تھا کہ کس بنیاد پر لائسنس منسوخ کیے گئے تھے۔ درخواست گزار نے شکایت کی کہ دونوں لائسنسوں کی منسوخی کی وجہ سے کسٹم حکام نے درخواست گزار کا سامان روک دیا جو پہلے ہی بندرگاہ پر پہنچ چکے تھے اور کلیئرنس کے منتظر تھے، جس کے نتیجے میں بھاری نقصان ہوا۔ لیکن اصل بنیاد جس پر درخواست گزار نے منسوخی کے دونوں احکامات کو چیلنج کیا ہے وہ یہ ہے کہ (درخواست کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے) "درخواست گزار کو امپورٹ (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 10 کی شقوں کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے مجوزہ منسوخی کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا کوئی حقیقی موقع نہیں دیا گیا تھا"۔ ہم اس شق کو یہاں پڑھ سکتے ہیں۔

".10 درخواست دہندہ یا لائسنس یافتہ کی بات سنی جائے۔ شق نمبر 7، 8 یا 9 کے تحت اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک کہ لائسنس یافتہ/ درآمد کنندہ کو سماعت کا معقول موقع نہ دیا جائے۔

مدعا علیہان کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ دونوں لائسنس جاری ہونے کے بعد 16 فروری 1960 کو ڈائریکٹر سمال انڈسٹریز سروس انسٹی ٹیوٹ، بنگلور سے ایک خط موصول ہوا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ درخواست گزار کے پاس درآمد شدہ خام مال سے متعلقہ اشیاء کی تیاری کے لئے کوئی مشینری اور سازوسامان نہیں ہے۔ یہ خط موصول ہونے پر اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز بیلاری اور ڈپٹی ڈائرکٹر سمال انڈسٹریز سروس انسٹی ٹیوٹ ہبلی نے مشترکہ تحقیقات کی اور معائنہ کے وقت یہ پایا گیا کہ درخواست گزار فرم کے پاس احاطے میں کوئی مشینری اور سازوسامان نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس کوئی میونسپل لائسنس یا فیکٹری لائسنس تھا۔ 2 جولائی 1960 کو چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ نے درخواست گزار کو خط لکھ کر مذکورہ معلومات فراہم کیں اور درخواست گزار سے کہا کہ درآمدات (کنٹرول) آرڈر 1955 کے سی ایل 8 کے تحت لائسنسوں کے مزید اجراء کو کیوں نہ معطل کیا جائے۔ ہم ذیل میں اس خط کے متعلقہ اقتباسات کا حوالہ دیتے ہیں:

"صاحب،

میں مذکورہ موضوع پر 21 مئی 1960 اور 30 مئی 1960 کو لکھے گئے آپ کے خط کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی ڈائرکٹر سمال انڈسٹریز سروس انسٹی ٹیوٹ، ہبلی اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز، حکومت میسور، بیلاری کی جانب سے کی گئی مشترکہ تحقیقات سے پتہ چلا کہ ان کے ذریعے آپ کی فرم کے معائنے کے وقت، آپ کے احاطے میں کوئی مشینری اور سامان موجود نہیں تھا اور آپ کے پاس کوئی میونسپل لائسنس یا فیکٹری لائسنس یا فیکٹری نہیں تھی۔ اس کے پیش نظر یہ واضح ہے کہ آپ نے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز سے دھوکہ دہی اور حقائق کو غلط انداز میں پیش کرتے ہوئے لازمی سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا اور اس کے بعد مذکورہ سرٹیفکیٹ مدراس کے جوائنٹ کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کو پیش کر کے لائسنس حاصل کیے تھے۔

آپ کی جانب سے مذکورہ بالا اقدام امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ریگولیشنز کی براہ راست خلاف ورزی ہے، جو امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ہینڈ بک آف رولز اینڈ پروسیجر، 1956 کے باب پنجم کے پیرا 6(7) کے معنی کے اندر ہے، جسے 7 دسمبر، 1955 کے امپورٹس (کنٹرول) آرڈر نمبر 17/55 کی شق 8 (بی) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے پیش نظر زیر حوالہ خطوط میں آپ کی طرف سے کی گئی درخواست کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری جانب مذکورہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر 1955 کی شق 10 کے تحت آپ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس خط کی وصولی کی تاریخ سے 15 (پندرہ) دن کے اندر وجہ بتائیں کہ کیوں نہ آپ کو مزید لائسنس وں کا اجراء معطل کر دیا جائے، مذکورہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر نمبر 17/55 کی شق نمبر 8 کے تحت 7 دسمبر کو جاری کیا جائے۔ 1955، امپورٹ ٹریڈ کنٹرول ریگولیشنز کی خلاف ورزی کرنے پر۔ اگر آپ کا جواب مقررہ مدت کے اندر دستخط شدہ شخص تک نہیں پہنچتا ہے تو یہ مان لیا جائے گا کہ آپ کے پاس آپ کے حق میں درخواست کرنے کا کوئی دفاع نہیں ہے اور یہ دفتر آپ کے خلاف مزید کوئی حوالہ دیئے بغیر آپ کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کرے گا۔

مدعا علیہان کی جانب سے درخواست کی گئی ہے کہ 2 جولائی 1960 کے خط میں درخواست گزار کو لائسنس منسوخ کرنے کے لئے ضروری بنیاد بیان کی گئی تھی، اور چونکہ درخواست گزار نے منسوخی کے خلاف کوئی مناسب وجہ پیش نہیں کی تھی، لہذا منسوخی کے احکامات 3 اگست 1960 کو جاری کیے گئے تھے۔ مدعا علیہان کی طرف سے دلیل یہ ہے کہ امپورٹس (کنٹرول) آرڈر، 1955 کی شق 10 کی

شقوں پر 2 جولائی 1960 کے خط میں جو کچھ کہا گیا تھا اس کی وجہ سے کافی حد تک تعمیل کی گئی ہے۔

فریقین کے حلف ناموں میں بیان کردہ حقائق اور موقف پر محتاط غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ 3 اگست 1960 کو منسوخی کے احکامات جاری ہونے سے پہلے درخواست گزار کو سماعت کا کوئی معقول موقع نہیں ملا تھا۔ لہذا منسوخی کے احکامات خراب ہیں اور انہیں منسوخ کیا جانا چاہیے۔ ہماری وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ 27 مئی 1960 کے نوٹس میں مجوزہ منسوخی کی کوئی بنیاد نہیں بتائی گئی تھی۔ اس نے صرف شق 9 کا حوالہ دیا اور یہ نہیں بتایا کہ اس میں درج چار بنیادوں میں سے کس بنیاد پر کارروائی کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ فطری طور پر درخواست گزار نے 30 مئی 1960 کو اپنے خط میں کہا کہ یہ جانے بغیر کہ مجوزہ منسوخی کس بنیاد پر کی جاتی ہے، درخواست گزار فرم وجہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ اب تک فریقین کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے اور مدعا علیہان کی جانب سے اس بات پر سنجیدگی سے زور نہیں دیا گیا ہے کہ اگر نوٹس اپنے آپ پر قائم رہتا ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ درخواست گزار کو شق 10 کے معنی کے اندر سماعت کا معقول موقع دیا گیا ہے۔ تاہم مدعا علیہان 2 جولائی 1960 کے خط پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی دلیل کی حمایت میں کہ درخواست گزار کے پاس دونوں لائسنسوں کی منسوخی کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا معقول موقع ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے بغیر کسی جواز کے یہ عرض کیا گیا ہے کہ 2 جولائی 1960 کا خط ایک مختلف معاملے سے متعلق ہے، یعنی شق 8 کے تحت مزید لائسنس کی فراہمی کی معطلی، جس کے لیے شق 10 کے تحت درخواست گزار کو سماعت کا معقول موقع بھی دیا جانا تھا۔ خط میں کہا گیا ہے کہ آپ کو اس خط کی تاریخ سے 15 دن کے اندر وجہ بتانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کو شق 8 کے تحت مزید لائسنس کا اجراء کیوں نہ روک دیا جائے۔ لہذا اس کا تعلق شق 8 کے تحت مجوزہ کارروائی سے ہے۔ تاہم مدعا علیہان نے نشاندہی کی ہے کہ خط کے مضمون میں لائسنس منسوخ کرنے کے لئے 27 مئی 1960 کے نوٹس کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس میں اسی موضوع پر سابقہ خط و کتابت کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، یعنی درخواست گزار کے 21 مئی 1960 اور 30 مئی 1960 کے خطوط۔ لہذا، دلیل یہ ہے کہ درخواست گزار کو موضوع اور سابقہ خط و کتابت کے حوالہ کے نتیجے میں معلوم ہونا چاہئے کہ خط میں دی گئی بنیاد شق 8 اور شق 9 دونوں کے تحت مجوزہ کارروائی سے متعلق ہے، حالانکہ فعال حصہ صرف شق 8 سے متعلق ہے۔ یہ سچ ہے کہ 2 جولائی 1960

کے خط کے مندرجات کو قانونی آلات کی تعمیر کے تکنیکی قواعد کے بجائے حقیقت کے نقطہ نظر سے غور کیا جانا چاہئے۔ لہٰذا، یہ کہنا مشکل ہے کہ خط میں درخواست گزار سے کہا گیا ہے کہ وہ اس کے لائسنس منسوخ کرنے کے خلاف وجہ بتائے، خاص طور پر محکمہ کے بعد کے خطوط کے مندرجات کی روشنی میں، جن کا اس وقت حوالہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر ہم فرض کریں کہ اس نے ایسا کیا ہے، تو کیا پوزیشن ہے؟ خط موصول ہونے کے 10 دن کے اندر (جو درخواست گزار کو 5 جولائی 1960 کو موصول ہوا تھا) درخواست گزار کے وکیل نے مشترکہ تحقیقاتی کارروائی اور اس کے نتیجے میں پیش کی گئی رپورٹ کی کاپی مانگی۔ خط میں دیگر متعلقہ دستاویزات بھی مانگی گئی ہیں تاکہ درخواست گزار وجہ بتا سکیں۔ عدالت نے کہا کہ درخواست گزار متعلقہ دستاویزات ملتے ہی وجہ بتائیں گے اور یہ بھی کہا کہ ذاتی سماعت کا مطالبہ کیا جائے گا اور استدعا کی کہ اس دوران مزید کارروائی نہ کی جائے۔ مدعا علیہان کی جانب سے درخواست گزار کے وکیل کے مذکورہ خط کا 6 اگست 1960 تک کوئی جواب نہیں دیا گیا، یعنی منسوخی کے احکامات جاری ہونے کے تین دن بعد تک۔ درخواست گزار کو تفتیشی رپورٹ کی کاپی بہت بعد کی تاریخ تک نہیں دی گئی اور نہ ہی درخواست گزار کو کوئی اطلاع دی گئی کہ کاپی دستیاب نہیں ہوگی اور درخواست گزار کو فوری طور پر وجہ بتانی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ درخواست گزار کو 15 جولائی 1960 کے خط کے جواب میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا تھا، جب تک کہ منسوخی کے احکامات جاری ہونے کے تین دن بعد تک۔ منسوخی کے احکامات میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ کوئی وجہ ظاہر نہیں کی گئی تھی، جبکہ درحقیقت درخواست گزار نے خاص طور پر وجہ ظاہر کرنے کا موقع مانگا تھا۔ 6 اگست 1960 کو لکھے گئے اپنے خط میں مدعا علیہان نے کہا کہ اس معاملے پر مناسب شکل میں اور مہر والے کاغذ پر وکیل کی طرف سے اتھارٹی کا خط موصول ہونے پر غور کیا جائے گا، جس میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس دوران منسوخی کے احکامات بغیر کسی وضاحت کا انتظار کیے دیے گئے تھے۔ 10 اگست 1960ء کو وکیل نے ایک تحریری اختیار پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطالبہ کرنا غیر ضروری ہے اور دونوں لائسنس من مانے طریقے سے اور درخواست گزار کو سماعت کا موقع دیئے بغیر منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد شق 8 کے تحت مجوزہ کارروائی کے سلسلے میں خط و کتابت جاری رہی اور درخواست گزار نے مشینری اور آلات کی مبینہ غیر موجودگی سمیت کئی ضروری تفصیلات پر مشترکہ تحقیقاتی

کارروائی کی رپورٹ کی درستگی کو چیلنج کیا۔ اس خط و کتابت کی تفصیلات میں داخل ہونا ضروری نہیں ہے، کیونکہ شق 8 کے تحت مجوزہ کارروائی موجودہ کارروائی کا موضوع نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ 2 جولائی 1960 کے خط کی وصولی کے بعد جو کچھ ہوا، اس سے یہ واضح ہے کہ 3 اگست 1960 کو منسوخی کے احکامات جاری ہونے سے پہلے درخواست گزار کے پاس خط میں مبینہ بنیاد کے سلسلے میں سماعت کا کوئی حقیقی موقع نہیں تھا۔ ہماری رائے میں شق 10 کے تقاضوں کی صریح خلاف ورزی تھی جو قدرتی انصاف کے اصولوں کی عکاسی کرتی ہے۔ لہٰذا منسوخی کے احکامات خراب ہیں اور انہیں منسوخ کیا جانا چاہیے۔ ہم عملداری درخواستوں کی اجازت دیتے ہیں اور اس کے مطابق حکم دیتے ہیں۔ درخواست گزار اس کے اخراجات کا حقدار ہے۔ سماعت کی ایک فیس ہوگی۔

درخواستوں کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document